

خطبہ (۱۷۲)

طلحہ ابن عبید اللہ کے بارے میں فرمایا

مجھے تو کبھی بھی حرب و ضرب سے دھمکایا اور ڈرایا نہیں
جا سکا ہے۔ میں اپنے پروردگار کے کئے ہوئے وعدہ نصرت پر
مطمئن ہوں۔

خدا کی قسم! وہ خون عثمان کا بدلہ لینے کیلئے کھینچی ہوئی تلوار کی طرح
اس لئے اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ اسے یہ ڈر ہے کہ کہیں اسی سے ان کے خون
کا مطالبہ نہ ہونے لگے۔ کیونکہ (لوگوں کا) ظن غالب اس کے متعلق
یہی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ (قتل کرنیوالی) جماعت میں اس سے
بڑھ کر ان کے خون کا پیاسا ایک بھی نہ تھا۔ چنانچہ اس نے خون کا عوض
لینے کے سلسلے میں جو فوجیں فراہم کی ہیں اس سے یہ چاہا ہے کہ لوگوں کو
مغالطہ دے تاکہ حقیقت مشتبہ ہو جائے اور اس میں شک پڑ جائے۔

خدا کی قسم! اس نے عثمان کے معاملہ میں ان تین باتوں میں سے
ایک بات پر بھی تو عمل نہیں کیا: اگر ابن عفان جیسا کہ اس کا خیال تھا
ظالم تھے (اس صورت میں) اسے چاہیے تھا کہ ان کے قاتلوں کی
مدد کرتا یا انکے مددگاروں سے علیحدگی اختیار کر لیتا اور اگر وہ مظلوم تھے تو
اس صورت میں اس کیلئے مناسب تھا کہ انکے قتل سے روکنے والوں اور
انکی طرف سے عذر و معذرت کرنے والوں میں ہوتا اور اگر ان دونوں
باتوں میں اسے شبہ تھا تو اس صورت میں اسے یہ چاہیے تھا کہ ان سے
کنارہ کش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا اور انہیں لوگوں کے ہاتھوں میں
چھوڑ دیتا (کہ وہ جانیں اور ان کا کام)۔ لیکن اس نے ان باتوں میں
سے ایک پر بھی عمل نہ کیا اور ایک ایسی بات کو لے کر سامنے آ گیا ہے کہ
جس کی صحت کی کوئی صورت ہی نہیں اور نہ اس کا کوئی عذر درست ہے۔

(۱۷۲) وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِي مَعْنَى طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ

قَدْ كُنْتُ وَمَا أَهْدُدُ بِالْحَرْبِ، وَلَا أُرْهَبُ
بِالضَّرْبِ، وَ أَنَا عَلَى مَا قَدْ وَعَدَنِي رَبِّي
مِنَ النَّصْرِ.

وَاللَّهِ! مَا اسْتَعْجَلَ مُتَجَرِّدًا لِيَلْتَلِبَ
بِدَمِ عُثْمَانَ إِلَّا خَوْفًا مِّنْ
أَنْ يُطَالَبَ بِدَمِهِ، لِأَنَّهُ مَطْمَئِنُّهُ،
وَ لَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ أَحْرَصَ
عَلَيْهِ مِنْهُ، فَأَرَادَ أَنْ يُغَالِطَ
بِمَا أَجَلَبَ فِيهِ لِيَلْتَبَسَ الْأَمْرُ وَ
يَقَعَ الشَّكُّ.

وَ وَاللَّهِ! مَا صَنَعَ فِي أَمْرِ عُثْمَانَ وَاحِدَةً
مِّنْ ثَلَاثٍ: لِعِنِّ كَانِ ابْنُ عَفَّانٍ ظَالِمًا. كَمَا
كَانَ يَزُوعُمُ. لَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُؤَاوِرَ
قَاتِلِيهِ أَوْ أَنْ يُتَابِدَ نَاصِرِيهِ، وَ لِعِنِّ كَانِ
مَطْلُومًا لَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكُونَ
مِنَ الْمُنْتَهِنِينَ عَنْهُ وَ الْمُعْذِرِينَ فِيهِ، وَ
لِعِنِّ كَانِ فِي شَكِّ مِّنَ الْخُصَلْتَيْنِ،
لَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْزِلَهُ وَ يَزُكِّدَ
جَانِبًا وَ يَدْعَ النَّاسَ مَعَهُ، فَمَا فَعَلَ وَاحِدَةً
مِّنْ الثَّلَاثِ، وَ جَاءَ بِأَمْرٍ لَّمْ يُعْرِفْ بِأَبْهُ، وَ
لَمْ تَسْلَمْ مَعَاذِيرُهُ.

ط مطلب یہ ہے کہ اگر کلمہ حضرت عثمان کو ظالم سمجھتے تھے تو ان کے قتل ہونے کے بعد ان کے قاتلوں سے آمادہ قصاص ہونے کے بجائے ان کی مدد کرنا چاہیے تھی اور ان کے اس اقدام کو صحیح و درست قرار دینا چاہیے تھا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظالم ہونے کی صورت میں محاصرہ کرنے والوں کی ان کو مدد کرنا چاہیے تھی، کیونکہ ان کی مدد و ہمت افزائی تو وہ کرتے ہی رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

خطبہ (۱۷۳)

اے غافلو! کہ جن کی طرف سے غفلت نہیں برتی جا رہی اور اے چھوڑ دینے والو! کہ جن کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ تعجب ہے کہ میں تمہیں اس حالت میں دیکھتا ہوں کہ تم اللہ سے دور ہٹتے جا رہے ہو اور دوسروں کی طرف شوق سے بڑھ رہے ہو۔

گویا تم وہ اونٹ ہو جن کا چرواہا انہیں ایک ہلاک کرنے والی چراگاہ اور تباہ کرنے والے گھٹا پر لایا ہو۔ یہ ان چوپاؤں کی مانند ہیں جنہیں چھریوں سے ذبح کرنے کیلئے چارہ دیا جا رہا ہو اور انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ جب ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے تو ان سے مقصود کیا ہے۔ یہ تو اپنے دن کو اپنا پورا زمانہ خیال کرتے ہیں اور پیٹ بھر کر کھالینا ہی اپنا کام سمجھتے ہیں۔

خدا کی قسم! اگر میں بتانا چاہوں تو تم میں سے ہر شخص کو بتا سکتا ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اسے کہاں جانا ہے اور اس کے پورے حالات کیا ہیں۔ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم مجھ میں (کھوکر) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر اختیار کر لو گے۔ البتہ میں اپنے مخصوص دوستوں تک یہ چیزیں ضرور پہنچاؤں گا کہ جن کے بھٹک جانے کا اندیشہ نہیں۔

اس ذات کی قسم جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور ساری مخلوقات میں سے ان کو منتخب فرمایا! میں جو کہتا ہوں سچ کہتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں اور ہلاک ہونے والوں کی ہلاکت اور نجات پانے والوں کی نجات اور اس امر (خلافت) کے

(۱۷۳) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَيُّهَا الْغَافِلُونَ غَيْرُ الْمَغْفُولِ عَنْهُمْ، وَ التَّارِكُونَ الْمَأْخُذُ مِنْهُمْ، مَا لِيَ أَرَاكُمْ عَنِ اللَّهِ ذَاهِبِينَ، وَ إِلَى غَيْرِهِ رَاغِبِينَ!

كَأَنَّكُمْ نَعَمَّ أَرَاخَ بِهَا سَائِمٌ إِلَى مَرَعَى وَبِيٍّ، وَ مَشْرَبٍ دَوِيٍّ، إِنَّمَا هِيَ كَالْمَعْلُوفَةِ لِلْمُدَى لَا تَعْرِفُ مَاذَا يُرَادُ بِهَا! إِذَا أَحْسِنَ إِلَيْهَا تَحْسَبُ يَوْمَهَا دَهْرَهَا، وَ شِبَعَهَا أَمْرَهَا.

وَاللَّهِ! لَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَخْرَجِهِ وَ مَوْلِجِهِ وَ جَمِيعِ شَأْنِهِ لَفَعَلْتُ، وَ لَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا فِيَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. أَلَا وَ إِنِّي مُفْضِيهِ إِلَى الْخَاصَّةِ مِمَّنْ يُؤْمِنُ ذَلِكَ مِنْهُ.

وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ وَ اصْطَفَاهُ عَلَى الْخَلْقِ! مَا أَنْطِقُ إِلَّا صَادِقًا، وَ لَقَدْ عَهَدَ إِلَيَّ بِذَلِكَ كُلِّهِ، وَ بِمَهْلِكٍ مَنْ يَهْلِكُ، وَ مَنْجِي مَنْ يَنْجُو، وَ مَالِ هَذَا الْأَمْرِ، وَ مَا أَبْقَى